رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۵۲

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR

الحمد للہ

# اہلحدیث

جلد ۱ نمبر ۲

۱۲ رجب ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۲ع جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت کرنا اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قیمت اخبار ہذا

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے | عہ |
| والیان ریاست سے | سے |
| رؤسا اور ساہوکار وغیرہ سے | للعہ |
| عام خریداروں سے | عہ ۱۲ |

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے
نمونہ کا پرچہ مفت بھیجا جائیگا

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اشتہار کی بابت بذریعہ خط و کتابت منیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے جو اشتہار دار رسالہ زر بنام مالک مطبع ہونی چاہیئے۔

## مرزا صاحب قادیانی کے مقدمات

آج کل ہر روز یہ چرچے ہو رہے ہیں کہ مرزا جی کے مقدمہ کی خبریں بھی گرما گرمی سے سنائی جاتی ہیں مگر تاہم بہت سے ناظرین کو ان مقدمات کی اصلیت سے اطلاع نہیں کہ یہ کیونکر پیدا ہوئے اور کہاں تک پہنچے بجائیت ان مقدمات کی یہ ہے کہ حضرت پیر مہر علیشاہ صاحب سجادہ نشین گولڑہ ضلع راولپنڈی نے ایک کتاب سیف چشتیائی مرزا کے جواب میں لکھی جسکی وجہ سے مرزا جی کو سخت پریشانی ہوئی۔ اور وہ اس فکر میں تھے کہ کوئی صورت ہو کہ اس کتاب کی وقعت لوگوں کی نظروں میں کم ہو چنانچہ وہ تو اسی خیال میں تھے اسنے میں دیکھا

تخص مسمی شہاب الدین کا جو شاید مولوی کرم الدین صاحب ساکن بھین ضلع جہلم کا شاگرد ہے خط مرزا جی کو پہونچا کہ ہمارے پاس مولوی محمد حسن مرحوم مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور کی کتاب ہے جسکی مدد سے پیر مہر علیشاہ صاحب نے اپنی کتاب سیف چشتیائی لکھی ہے۔ پس پھر تو کیا مرزا جی نے جھٹ سے ایک اپنا معتمد آدمی حکیم فضل الدین بھیجا سر بمہر کو بھیجا کہ وہ کتاب لے آویں۔ خیر حکیم جی گئے اور کچھ نذرانہ دے کر وہ کتاب لے آئے۔ جب مرزا جی نے اس کتاب کو قبضے میں کیا تو ایک محشر بپا کر دیا کہ پیر مہر علی کی چوری پکڑی گئی۔ اب تو ذلیل ہو گا خوار ہو گا۔ یہ ہو گا۔ وہ ہو گا بلکہ زندہ درگور ہو جائیگا جب انکا یہ طوفان بے تمیزی حد سے بڑھ گیا تو سراج الاخبار جہلم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء میں ایک مضمون نکلا جسکا راقم کرم الدین لکھا تھا۔ جسکا خلاصہ یہ تھا کہ ہم نے تمہارا الہام اور غیب دانی آزمانے کو یہ چال کی تھی سیف چشتیائی کی عبارتیں بیشک ان کتابوں کے حاشیوں پر مرقوم ہیں۔ مگر یہ صحیح نہیں کہ سیف چشتیائی منقول ہے بلکہ منقول عنہ ہے۔ یعنی ہم نے تمہارا الہام آزمانے کو سیف چشتیائی سے کچھ عبارتیں ایک زشت خط سے لکھوا دی تھیں تم خود اسکا اندازہ کر سکتے ہو کہ مولوی محمد حسن صاحب بڑے خوشنویس تھے حالانکہ یہ حاشیہ سخت زشت خط ہے۔ اسی ضمن میں مرزائی اخبار الحکم کے اڈیٹر کو بھی کسی بات کے جواب میں سخت سست کہا تھا۔ جب یہ مضمون نکلا تو مرزا جی کو حیرانی ہوئی کہ یہ تو الٹی پڑی لینے کے دینے آئے آخر انہوں نے سوچ بچار کر مولوی کرم الدین صاحب پر حکیم فضل الدین صاحب سے دعوے کرادیا کہ مستغاث علیہ نے ہم سے دغا کیا ہے۔ ادھر مولوی کرم الدین صاحب نے اپنے بھائی مولوی محمد حسن صاحب مرحوم کی طرف سے دعوے کیا کہ مرزا نے میرے بھائی کو برا کہا ہے۔ مولوی صاحب کا دعوی تو بدیں وجہ خارج ہو گیا کہ مرحوم کے بیٹے کا حق دعوے کا ہے وہ کرے مگر مرزا جی نے اپنی کتاب مواہب الرحمن میں خود مولوی صاحب موصوف کو بھی کذاب لئیم وغیرہ سے یاد کیا ہے دعوے مذکورہ کے خارج ہونے پر مولوی صاحب موصوف نے اپنی طرف سے

استغاثہ ہتک عزت کا دائر کر دیا کچھ مدت تو مقدمات کو کوئی جگہ ہی نہ ملی مولوی صاحب کہیں مقدمہ جہلم میں رہے۔ مرزائی پارٹی کہے گورداسپور میں مرزا جی کا ضلع ہے آخر مقدمات ضلع گورداسپور ہی میں رہے اس مقدمہ کے ضمن میں مولوی صاحب نے ایک کتاب تازیانہ عبرت مصنفہ مرزا صاحب پیش کی جو ابھی شائع نہیں ہوئی تھی تو جھٹ سے مرزا جی نے اس کتاب کی وجہ سے مولوی صاحب پر دفعہ ۴۱۱ میں چوری کتاب کا دعوی کرادیا۔ دو ہوئے تیسرا دعوے اڈیٹر الحکم سے ہتک عزت کا کرایا۔ خیر مقدمات برابر چلتے رہے۔ مولوی صاحب موصوف کی طرف سے جواب تھا کہ مضمون مندرجہ سراج الاخبار جہلم میں نے ... مجھے معلوم نہیں کسی نے میری طرف سے لکھوا دیا ہے ... ہاں نہیں کیا بلکہ جو کتاب دکھائی تھی وہی دیدی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مولوی صاحب دغا اور چوری کے دعوے سے تو پہلے ہی بری ہو گئے۔ مگر مرزا جی پر جو دعوے تھا وہ اور اڈیٹر الحکم کا دعوے برابر چلتے رہے دونوں پر فرد جرم لگایا گیا۔ اتنے میں حاکم کی تبدیلی ہو گئی دوسرے حاکم کے آنے پر قریباً نئے سر سے کارروائی ہوئی مولوی صاحب نے اپنے صفائی کے گواہوں میں خود مرزا جی ... کے ... کو لکھایا۔ مرزا جی کے بیانات سے بھی ... ہو چکا۔ اور اڈیٹر الحکم کے والد کو تو اسلئے لکھایا تھا کہ وہ اپنی ولدیت کا ٹھیک پتہ نہیں بتاتا تھا۔ آخر اسکے والد کے نام پر جو سمن گیا تو اسپر لکھا تھا جیو ولد تاتا قوم میراسی ساکن جالندھر ضلع جالندھر۔ اس شہادت نے بھی مولوی صاحب کو بہت کچھ فائدہ پہنچایا۔ مگر مقدمات نے اسقدر طول پکڑا کہ پبلک انتظار کرتے کرتے تھک گئی اسی اثناء میں کئی دفعہ خبر اڑی کہ مرزا صاحب قید ہو گئے اس سارے مختصر بیان سے تو معلوم ہو سکتا ہے کہ مقدمہ بازی کی چھیڑ خانی پہلے مرزا صاحب کی طرف سے ہوئی جو آخر کار ان کے گلے کا ہار ہو گئی۔ مفصل روئیداد مطبع سراج الاخبار جہلم سے بقیمت ... طلب کیجئے

کلام المبین بجواب الہامین جسکی ضخامت ۲۰۰ صفحے اور قیمت ۱۰ محصول ۲ ہے بہت تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں۔ (ملنے کا پتہ مطبع اہلحدیث)

# اسراف اور تبذیر

(ماخوذ از عصر جدید)

ہم اول دونوں مندرجہ عنوان لفظوں کے لغوی معنے بتائینگے۔
پھر ان کے مورد محل پر بحث کرینگے۔
سَرف بالفتح درخت کے پتوں کو سُرفہ کا کھا جانا اور — مرفہ
بالضم ایک کیڑا ہے جو لکڑی کے چھوٹے چھوٹے ریزوں سے — لعر
بناتا ہے اور اسی میں مر جاتا ہے یہ گندا ور کی قسم سے ہے اور سرف — تبذیر
غافل کرنا اور خطا کرنا اور مال و جاہ کے خرچ کرنے میں زیادتی — بخیل
کی غیر کی۔ اور کسی شے کی حرص کا عادی ہو جانا اور حوض — مبالغہ
سے پانی بکثرت گرانا۔ اور سرف بمعنی بے خبر [illegible] — تبسرہ
اور سَرِف بالفتح و کسر یا نادانی اور خطا کرنا
یہ اس باب [illegible] — رجیب
اسکو باب افعال میں لے گئے۔ تو چونکہ افعال کا ایک خاصہ مبالغہ بھی
ہے۔ لہذا اسراف بالکسر کے معنے بے اندازہ خرچ کرنے اور
بیہودہ کام کرنے کے ہوئے۔ اسی بنا پر قرآن مجید میں جناب
باری نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ۔ سبحان اللہ
عجیب بلاغت ہے کہ یہ بحث سرف کی ذات پر تمام لغوی معانی جو اوپر
مذکور ہوئے صادق آتے ہیں یعنی وہ گندا کی طرح حریص ہوتا ہے
کہ درخت کے پتے کھاتا کھاتا (اور) مرجاتا ہے۔ مسرف غافل
ہوتا ہے یعنے انجام کی خبر نہیں رکھتا۔ بدکاری میں خطا کرتا ہے
وہ اپنے بیہودہ کاموں میں روپیہ برباد کرتا اور اپنی نام وری
اور شہرت پر محض اپنی خود غرضی سے شاد رہتا ہے۔ اسکی عقل خیرہ
(چکا چوند یا اندھی) ہوتی ہے۔ وہ حریص بننے کا عادی ہوتا ہے
وہ روپیہ کو اندھا دھند اس طرح خرچ کرتا ہے جس طرح کوئی شخص
بلا وجہ پانی گھیر سے جسکی ممانعت حدیث شریف میں ہے۔
لا تسرف فی الماء وان کنت علی شط نہر جار یعنے پانی کو
بیہودہ فرض میں اسراف نہ کر اگرچہ تو بہتی نہر کے کنارے پر بیٹھا ہو۔

یہ حدیث آیۂ بالا کے مطابق ہے۔ اللہ اکبر نبی کریم صلعم نے مسلمانوں
کو کیسی پاک تعلیم فرمائی ہے اس حدیث سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔
کہ جب پانی کے اسراف سے ہی ممانعت ہے۔ جو کثرت سے ہر جگہ
مفت ملتا ہے تو روپیہ وغیرہ کے خرچ کرنے میں کسقدر احتیاط لازم ہے
اگر ایک سچے مسلمان کو کچھ بھی خدا کا خوف ہوگا اور وہ آیہ اِنَّ اللّٰہَ
لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ پر غور اور تدبر کریگا۔ تو اس کے رونگٹے کھڑے
ہو جائیں گے۔ جب خدائے تعالی مسرفین کو دوست نہیں رکھتا تو
ظاہر ہے کہ وہ خدا کے دشمن ہوئے جنکا ٹھکانا جہنم ہے۔ کیونکہ
انہوں نے خدا کی دی ہوئی نعمتوں کو محض ہوائے نفس کیلیے غارت کیا۔
وہ کافر نعمت اور ناشکر گذار ہو گئے۔ انہوں نے بیش قیمت آدمی کی قد
رکی چیزوں کے بیجا عمل خلاف مرضی خداوندی دولت خرچ کی وہ
خائن بنیگے۔ انہوں نے تؤدوا الامانات الی اھلھا الآیہ کی مخالفت
کی۔ یعنے امانتیں ان لوگوں کو دو جو امانت کے اہل ہیں۔ قرآن پر عمل
اور نفرت نہ کی مسلمان اسراف کی بلا سے [illegible] اس طرح بہا گئیں جس طرح
بھیڑیں [illegible] ہے اور بڑی تدبیل سے اور انسان موت سے ہے۔
تبذیر اسکا مادہ بذر بالفتح ہے جسکے معنے بیج بونا اور
وہ تخم جس سے غلہ پیدا ہو اور وہ گھانس جو تازہ اُگی ہو۔ اور بذیر
سے گھانس کا نکلنا اور رجیب اسکو باب التفعیل میں لے گئے چونکہ اس
باب کا خاصہ بھی ہے لہذا تبذیر کے معنی پراگندہ اور پریشان
کرنا اور بے اندازہ خرچ کرنا۔ فضولیوں سے اصل سرمایہ کو برباد
کرنا [illegible] ہو اسی بنا پر جناب باری نے فرمایا
اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ۔ یعنے فضولیوں میں اپنا
سرمایہ تباہ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اس تفسیر کو
کا کبر [illegible] فرمایا وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّہٖ کَفُوْرًا یعنی شیطان اول
اور بڑا [illegible] ناشکر [illegible] یوں ہوا کہ تمام مبذرین
شیطانوں کے بھائی ہیں اور تمام شیاطین خدا تعالی کے ناشکر گذار
یا اس سے [illegible] ہوئے ہیں پس مبذرین خدا تعالی سے بہری
ہوئے ہیں۔ کیا افسوس کہ مسلمان کلام الہی کے منطق اور فلسفہ
پر تدبر اور غور نہیں کرتے حالانکہ خدا ایسے فرماتا ہے ::

اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُھَا۔ یعنے قرآن پر کیوں کر تدبر نہیں کرتے کیا انکے دلوں پر قفل لگ گئے ہیں۔ بیشک تمام مبذرین شیطانوں کے بھائی ہیں۔ انکا سارے کا سارا کام شیطانی ہے۔ تبذیر کی ماں درحقیقت ہوا پرستی ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَهٗ ھَوٰهُ یعنے اے محمد تو نے اُس شخص کو دیکھا ہی جسنے اپنی خواہش نفسانی کو معبود بنالیا ہے۔

ایک سچے مسلمان کے لئے اس سے زیادہ کیا مصیبت ہوگی کہ وہ ایک معبود واجب الوجود کو چھوڑ کر دوسرا معبود اپنے ہی وجود سے گھڑ لے غور سے دیکھا جائے تو تمام فضولیاں اور بربادیاں ہوائے نفس سے پیدا ہوتی ہیں جنکا القا کرنے والا شیطان ہے۔ وہ طرح طرح کی رنگ آمیزیوں سے ایک نظر فریب طلسم تیار کرتا ہے۔ جو چند روز میں ہوا ہوجاتا ہے۔

اسراف اور تبذیر میں عیاشی اور شراب خواری ہی داخل نہیں۔ بلکہ قمار بازی۔ پتنگ بازی۔ بٹیر بازی۔ مرغبازی۔ تیتر بازی۔ چکور بازی وغیرہ جسقدر بازیاں ہیں۔ اور جن میں سے بعض کا ذکر خلاف تہذیب ہے داخل ہیں۔ اور سب میں ہزاروں بلکہ لاکھوں روپیہ قوم کا برباد ہوتا ہے۔ جانوروں کا بازیاں بڑھ بڑھ کر لڑانا اچھی خاصی قمار بازی ہے لڑانے والے اور تیار کرنیوالے استاد نوکر رہتے ہیں جو سال بھر تک جانوروں کو تیار کرتے ہیں۔ اور ان جوڑ بھی کاٹے جاتے ہیں اور بازی بدی جاتی ہے اور شہرت ہوتی ہے کہ نواب فلانگ بازخان کا مرغ یا تیتر صاحبزادہ فلانگ بازخان کے مرغ یا تیتر سے لڑے گا۔ ایسے ہی دوسرے بوالہوس بھی بازیاں بدتے ہیں۔ جیسے گھوڑدوڑوں کی لاٹریاں ہیں۔

اگر ان بازیوں میں کسی بے فکر نواب زادے رئیس کے مرغوں نے بانی مانگ کر پالی سے باہر ہوکر ہزاروں لوگوں کی ناک لگائی۔ تو صاحب خزانہ نے وہ پہیرا اٹھایا کہ الہٰی توبہ۔ قبلہ دیکھنا میرا مرغ لڑنے کا نہیں اندھا ہوگیا۔ اسکا جوڑ اسپیٹ گیا ہے ایسا نکل پڑا اگر منہ نہیں پہیرا۔ اور فی الحقیقت یہی کیفیت ہوتی ہے کہ جانور لڑتے لڑتے لہو لہان ہوجاتے ہیں آٹھ آٹھ روز تک برابر لڑے جاتے ہیں مگر ظالموں کو انکی حالت زار پر مطلق رحم نہیں آتا مذہب اسلام ایسے وحشیانہ لہو ولعب اور ظالمانہ بازیوں کی مخالفت ہے۔ مہذب ممالک میں ایسی بازیوں کا کہیں پتا نہیں اور غور سے دیکھئے تو قانونا بھی جرم ہے۔ مگر لحاظ نہیں کیا جاتا۔ ہزاروں روپیہ سال بھر تک مرغوں کے تیار کرنے میں برباد ہوتا ہے اور فتح ہزاروں ہزار روپیہ کی بازی بدی جاتی ہے اور بالآخر واہ واہ اور پیٹ کی خاطر دیوالہ نکلتا ہے۔ مگر کیا ہوا۔ مال مفت دل بے رحم جاہدا دیں اگر اپنے قوت بازو سے پیدا کرتے تو اسکا درد ہوتا سینکڑوں رئیسوں کی قدر ایسی تباہ کاریوں میں مقروض ہوکر نیلام پر چڑھ گئیں اکثر رئیس ایسے ہیں کہ غرقی تنگوٹی بھی نہ رہی۔ بیاہ شادیوں میں قوم اور برادری میں ناک کٹ جانے کے خوف سے اکثر لوگ قرض لیکر قوم کو کھانا کھلاتے ہیں۔ بعض خانہ برباد گھر کے گہنے بیچتے ہیں۔ لڑکی کا بیاہ ہوتا ہے جس میں تمام رسوم اسی طرح ادا ہوتی ہیں جس طرح اولاد کی شادی میں۔ کیونکہ وہ سوسائٹی نے مباح کردی ہیں۔ بات یہ ہے کہ دولت ابلی پڑتی ہے۔ کوٹھی کٹھلے میں سما نہیں سکتی پس دلوں کا چاؤ اور ارمان نکالنا ضروری ہے۔ ساتھ ہی دیوالہ بھی نکل جائے تو کیا غم۔

دوسری قومیں مہذب ہوگئیں۔ ہندوستان میں ہندو سے بڑھکر مسلمان ہرگز متمول نہیں۔ مگر ہندو کانفرنسوں کے ذریعے بیاہ شادی وغیرہ فضولیوں کی اصلاح کررہے ہیں۔ ویش کانفرنس نے تمام تقریبوں کے مصارف محدود کردیئے ہیں کہ فلاں فلاں تقریب میں اسقدر رقم سے زیادہ ہرگز خرچ نہ ہونے پائے۔ ورنہ تاوان لیا جاویگا۔ افسوس ہے کہ مسلمان بظاہر ایک ہی دین و دنیوی قانون (قرآن مجید) پر ایمان رکھتے ہیں مگر اسپر عمل نہیں کرتے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ اور اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ قرآن مجید ہی کی آیتیں ہیں مگر بدبختی سے انکو پس پشت ڈالا جاتا ہے اور ایک معنی سے گویا قرآن کا صاف انکار ہے کیونکہ

تعامل

ترک

ahmadimuslim.de

عمل نہ کرنا بمنزلہ انکار کے ہے۔

جو اسرافات اور تبذیرات محض ہوائے نفس سے مذہب میں داخل کئے گئے ہیں اور جنکا وجود قرآن کریم میں نہیں پایا جاتا بلکہ ان کے لئے وعید ہے۔ ہم عصر جدید میں ان کا کہنا نہیں چاہتے۔ کیونکہ عصر جدید مذہبی رسالہ نہیں بلکہ طرز معاشرت و تمدن کا مسلہ ہے وہ مذہبی جنگ کا جولانگاہ نہیں صرف آنا اگر نہیں کہ فضولیات کو مذہبی رسوم اور شعائر میں داخل کرنا سینے میں سنبھالنا زیادہ خطرناک ہے۔ کیونکہ یہ ایک جدید شریعت پیدا کر لینا اور قرآن سے پھیر کر وہم پرستی کی جانب مائل کرنا ہے۔ صرف وہ باتیں پیش کی جاتی ہیں۔ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ یعنی ہر انسان کو وہی ملیگا جسکے لئے وہ بذات خود کوشش کرے۔ اور وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ اور نہیں اٹھاتا ایک دوسرے کا بوجھ (گناہ) اسمیں تمام فضولیوں کی ممانعت ہے

نکتہ ایست ...

(احمد حسن شوکت مدیر شہر)

# آریہ سماج مجیٹھہ

جناب اڈیٹر صاحب اہلحدیث امرتسر۔ السلام علیکم۔ آریوں کے نئے جوش نے یہانتک ترقی کی ہے کہ ہر قصبہ اور گاؤں میں سالانہ جلسے ہونے لگے ہیں چنانچہ قصبہ مجیٹھہ ضلع امرتسر میں ۱-۲-۳ اکتوبر کو سماج کا جلسہ تھا جسمیں مسلمانوں کو بالخصوص دعوت مباحثہ تھی اور زبانی بھی مسلمانوں کو جوش دلایا چنانچہ مسلمانان قصبہ نے جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ اسوقت مسلمانوں کے حال پر رحم فرماویں چنانچہ مولانا صاحب نے بڑی مہربانی فرما کر اس تکلیف کو گوارا فرمایا اور ۳۰ ستمبر کو وارد قصبہ ہوئے۔ بس پھر تو کیا تھا۔ مسلمانوں کی جان میں جان آگئی۔ مولوی صاحب موصوف نے

جمعہ پڑھایا اور وعظ فرمایا مسلمانوں کا اصل مدعا تو یہی تھا کہ مولوی صاحب کے وعظ سے مستفیض ہوں۔ ۱ اکتوبر کو جب اشتہار ۳ بجے ٹھیک آریوں کے جلسے میں پہنچے جہاں اسقدر ہجوم ہوا کہ تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ مولوی صاحب موصوف نے ایشور کے پاک اور پوتر مسئلہ نیوگ پر سوال اٹھایا۔ بس پھر تو کیا سماجی جی کے جی ہی میں شرمندہ ہوتے جاتے تھے مگر زبان کی تیز اور ہٹ انکو مانع تھی ورنہ مولوی صاحب کی واضح اور فصیح و بلیغ تقریر میں کر یوں معلوم ہوتا تھا کہ بس ابھی نہیں تو شام تک تو ضرور ہی سماج کو چھوڑ دینگے۔ مقابل پر سادھو بودھ گند ریال تھے۔ جو دلآزاری میں مشہور زمانہ ہیں۔ ایکدو دفعہ ایسی کچھ اناپ شناپ سے دل آزاری کرنے لگے تو جھٹ سے مولوی صاحب نے ایسا روکا کہ پھر مجال نہ تھی کہ کچھ کہتے مگر افسوس کہ تمام وقت گذر گیا۔ اور اصل سوال کا جواب سادھو جی سے نہ بن پڑا۔ الغرض یہ دن تو یوں گذرا دوسرے روز منادی ہوئی کہ آج قرآن اور وید کا مقابلہ ہے اسپر مسلمان خوش بخوش وقت پر پہنچے۔ کہ آج ہم وید اور قرآن کا مقابلہ دیکھینگے۔ مگر افسوس کہ آریہ سماج اپنے وعدے پر قائم نہ رہا۔ جھٹ سے پہلو بدل گئے کہ آج ہندوؤں سے مباحثہ ہوگا۔ ہر چند مولوی صاحب نے کہا کہ میرا کل کا بقیہ سوال رہتا ہے۔ علاوہ اسکے تم نے منادی کرائی ہے کہ وید اور قرآن کا مقابلہ ہوگا۔ مگر سماج پر مسلمانوں کا ایسا کچھ رعب پڑا کہ اپنے وعدے اور نوٹسوں کی کوئی پرواہ نہ کی اور ہندوؤں کو وقت دیدیا۔ ہندوؤں کی طرف سے پنڈت شام لعل جی امرتسری تھے جو ایک تجربہ کار مبلغ ہیں۔ اور باوجودیکہ آپ پرانی وشیخ کے پنڈت ہیں مگر مباحثہ میں آپکی تقریر ایک خاص لطف رکھتی ہے آپنے سوال اٹھایا کہ چاروں وید کو تم مانتے ہو ہمیں دکھاؤ کہ وید ... یا ود وا ہوگ کا لفظ آیا ہے۔ آریہ سماج کی طرف سے پنڈت ... جی مشہور لیکچرار تھے۔ دونوں طرف کے پنڈتوں نے خوب جرح کی اسمیں شک نہیں کہ علمی زور دونوں طرف سے چل رہے تھے مگر انصاف یہ ہے آریہ سماج کی طرف سے ...

سوال کا جواب اخیر تک نہ دیا گیا۔ بلکہ بہت سی ادہر اُدہر کی فضول
باتوں میں وقت کہو دیا گیا۔ مثلاً سوال (۲) یہ تہا جو مذکور ہوا جواب ملا کہ
تم بہی ان چاروں ویدوں سے شرادہ کا لفظ دکہادو۔ حالانکہ یہ
سوال قاعدہ کے خلاف تہا کیونکہ اگر فرض کریں کہ ویدوں میں شرادہ
کا لفظ نہیں تو سندوُن کو تو بہی حرج نہیں کیونکہ اُنکے ہاں تو ویدوں
کے سوا بہی ایک اور کتابیں بہی مستند مانی جاتی ہیں وہ اُنپر عمل کرنا
بہی ویسا ہی ضروری جانتے ہیں جیسا کہ ویدوں پر۔ مگر آریہ سماج
کا سپیکر ہی کیا کرتا جبکہ سماج کا عام قاعدہ کہ "سوال از آسمان جواب
از ریسمان" تو وہ بیچارہ بجائے واجب العمل قاعدے کے کیونکر خلاف
کرتے۔ خیر یہانتک تو جو کچہہ ہوا با قاعدہ ہوا اس سے آگے چل کر
بہت بے لطفی ہوئی مگر شروع اُس بے لطفی کی بہی سماج کی طرف
سے ہوئی کہ ساد ہو گوندپال نے ایک پنڈت دیا نرشی کو جہوٹ
دروغ کہدیا۔ ایک سماج کا جوشیلا جوان میر سوتا لیکر آگیا۔ بس پہر تو
کیا تہا آگے ناظرین قیاس کرلیں مسلمان الگ بیٹہے تماشہ دیکہتے
رہے آخر پولیس نے بڑی جانفشانی سے فتنہ فرو کیا۔ وقعدار
پولیس مجیٹہہ کی خدمات خاص شکریہ کے قابل ہیں۔ بعد اختتام
جلسہ چند سکہہ رؤسا مجیٹہہ نے مولانا صاحب سے درخواست
کی کہ ہم لوگ آپکی تقریر کے بڑے مشتاق ہیں آپ مہربانی
فرماکر ایک دفعہ ہمکو بحث سنائیں چنانچہ بعد کسی قدر تامل کے
مولویصاحب نے منظور کرلیا اور ۱۶ اکتوبر مقرر ہوئی۔ سچ تو
یہ ہے کہ قصبہ مجیٹہہ کی بڑی خوش قسمتی ہے کہ ایسے ایسے
عالم لوگ رونق افروز ہوں۔ اور علمی بحثیں سُننے میں آئیں
اُمید ہے کہ ۱۶ کے جلسے میں کوئی شر و فساد نہو گا۔ اور
بانیان جلسہ اسکو بڑی متانت سے اور امن سے نباہینگے۔

(خاکسار حکیم غوث محمد از مجیٹہہ)

# اسلام کی فریاد بزبان حال

حضرات میں گمان کرتا ہوں کہ آپ نے میری دردناک اپیل اہل حدیث
نمبر ۳۱ میں ملاحظہ فرمائی ہوگی جس سے آپ لوگوں کے جگر پر ضرور
ہی چوٹ لگی ہوگی۔ لیکن میرے علما کے جگر پر اسکا ذرا بہی اثر نہوا
جطرح سوئے ہوئے گہوڑے کے کان پر بندوق رکہکر داغنے پہ
بہی وہ جنبش نہیں کرتا ہے اسی طرح اُن کے کان پر جوں بہی نہیں
رینگی۔ حالانکہ میرے دردناک اپیل کو ضرور ہی ملاحظہ کیا ہوگا۔
جنہیں میں ہر پہلو سے اسبات کو پایۂ ثبوت پر پہونچایا تہا کہ علماء
پر میرے ... اعت کرنا میرے چمکتے دمکتے چہرہ کو گرد و غبار سے پاک
وصاف رکہنا ہر فرد و بشر کو میری دعوت دینا۔ مخالفوں اسلام کے
مقابلہ میں سینہ سپر ہونا۔ خلق خدا کو راہ نجات دکہلانا۔ اُدْعُ اِلٰی
سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ۔ پر کاربند ہونا ہر قصبہ و دیار
میں ... نام کے سالانہ جلسے قائم کرنا۔ کافروں کو مسلمان بنانا
مسلمانوں کو کافر نہ بنانا بہت ضروری امر ہے۔
مگر وہ علما ہیں کہ کچہہ سنتے ہی نہیں۔ خواب خرگوش میں پڑے
خراٹے ... ہیں کبہی کو کروٹ بدلی تو کیا سوچا۔ تو کافر
وہ کافر ہے یہ کلمہ کفریہ کہا ہے وہ مشرک
ہوگیا اُسکا ایمان متزلزل ہے وہ اسلام سے خارج ہے
اُسکے پیچہے نماز ناجائز ہے یہ وہابی ہے یہ بدعتی ہے وغیرہ
وغیرہ جہانتک ہوسکتا ہے مسلمانوں کو کافر بنانے کی کوشش
کرتے ہیں افسوس اگر اسقدر کوشش کافروں کو مسلمان بنانے
کی کریں تو کیا کامیاب ہوں ضرور ہوں مگر کرے کون اُنکو
تو اہل اسلام کو کافر بنانے ہی سے فرصت نہیں ہے شب و روز
اسی فکر میں رہتے ہیں کہ جسنے بڑا نام پیدا کیا ہو۔ اگر اُسپر
کفر کا فتویٰ لگ جائے تو کیا اچہا ہو اُسکا عروج خاک میں ملجاوے
تو کیا خوب ہو۔ پہر لگے نکتہ چینیاں کرنے کہ یہ لفظ فلاں تفسیر
کے خلاف ہے اُنہیں یہ لفظ رہگیا ہے۔ مستفتی صاحب نے فتویٰ
تیار کیا۔
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں
کہ فلاں شخص نے اپنی فلاں کتاب میں رسول اللہ کی شان میں یہ
لفظ لکہا ہے صحابہ کرام کو اس طرح یاد کیا ہے اور یہ فقرہ صلنا

کارخانہ ...
یہ کارخانہ قدیم ...
نیکنامی سے ...
بڑی فہرست ...
مفت روانہ ...
ناگریہ ...
یہ تیل خاص ...
ایجاد ہوا ہے ...
استعمال ہونے سے رکت ...
درد سر وغیرہ کو ...
قیمت فی ...
مجیٹہہ کارخانہ ...

صالحین کے خلاف ہے اور اسکا یہ عقیدہ ہے ایسا شخص مسلمان ہے یا کافر۔ بَیِّنُوْا تُؤْجَرُوْا۔

مفتی صاحب نے بلا اسکے کہ فلان شخص کی کتاب خود دیکھکر بعد تحقیق و تدقیق جواب مسطور کرین جھٹ پٹ قلم دوات ہاتھ مین لیکر لکھنا شروع کیا۔ الجواب۔ یہ شخص کافر ہے اس سے سلام و کلام ترک کرو۔ اسکے پیچھے نماز مت پڑھو۔ یہ اسلام سے خارج ہو گیا تھا جس وغیرہ وغیرہ فقرات لکھنے کے بعد مُہر ٹھونک دی۔ ... عالم کے ہاتھ مین فتویٰ گیا اُسنے یہ لکھنا شروع کیا۔ الجواب صحیح اصاب من اجاب ھذا الجواب صحیح۔ جواب صحیح ہے جواب ٹھیک ہے واقعی ایسا شخص کافر ہے۔ العبد احقر الناس ڈھما کے خان۔

لیجئے فتوے تیار ہو گیا اب اخبارون مین ڈنکے کی چوٹ پر چھپنے لگا۔ کہ فلان شخص کافر ہے فلان فلان عالم نے فتویٰ لکھا ہے لیکن کمال یہ ہے کہ کوئی اثبات کی تحقیق نہین کرتا ہے کہ واقعی شخص مذکور فی الفتویٰ اس ... کا ہے یا نہین کوئی خبر نہین ہوتا بھیڑون کی مانند سب ایک کے پیچھے چلے جاتے ہین چاہے کنوئین مین گرین یا خندق مین۔

بلا سے کوئی ادا انکی بدنما ہو جائے
کسیطرح سے تو بُجھ جائے ولولہ دلکا

آہ۔ افسوس یہی میرے علماء ہین۔ یہی میری بانی محمد رسول اللہ کے وارث ہونے کا دم بھرتے ہین۔ اُف ہے غضب ہین حلق پھاڑ پھاڑ کر فریاد کرون اُسکو یہی نہین سنتے ہین اندھون کی طرح لکیر کے فقیر ہو رہے ہین۔ مسلمانون کو نہین بلکہ میری سچے فدائیون کو کافر بناتے ہین۔ ہائے غضب ذرا اسی اختلاف پر کفر کے فتوے۔ افسوس کیا صحابہ کرام کے وقت مین اختلاف نہین تھا۔ کیا آئمہ مجتہدین مین اختلاف نہین تھا مگر کیا وہ لوگ کسی پر کفر کے فتوے جڑتے تھے یا کسی کو مجھسے خارج کرتے تھے یا دلی کدورت رکھتے تھے ہرگز نہین ہرگز نہین۔ شیر و شکر کے مانند ملے جلے رہتے تھے۔

اگر اختلاف انمین باہم گر تھا۔ تو بالکل مدار اُس کا اخلاص پر تھا

جھگڑے تو ہوتے لیکن نہ جھگڑون مین شر تھا
خلاف شتی سے خوش آئندہ تر تھا

سب اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ پر کاربند تھے۔ ہر ایک آپس مین بخوشی و خرمی ملتے تھے ہر طرح سے میری اشاعت مین کوشش کرتے تھے ہر کافر کو کلمہ شہادت لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھاتے تھے۔ لیکن یہ علما مین علما نہین کٹھ ملا ہین شب و روز اسکے خلاف کوشش کرتے ہین میرے حامیون ہیکے شیرون میری چہرہ کو گرد و غبار سے پاک و صاف رکھنے والون کو کافر بنانے پر کمر بستہ ہین۔ مین سچ کہتا ہون اگر چندے اور یہی حالت رہی تو میرا نام ہی یہان سے مٹ جائیگا۔ آئندہ گو آنسے کیا اُمید ہو سکتی ہے۔ کہ ان کا فعل دیکھکر یہ خیال کرون کہ یہ کبھی کو اپنی ناقص عادت چھوڑ دینگے۔ آہ افسوس اُف رے غضب

ہائے وہ دل جسکو پالا ناز سے
تیر مژگان کا نشانہ ہو گیا

میرے مخالفون نے اپنے مذہب کی اشاعت کیواسطے فنڈ کھولدیا ہے جسمین ہر وقت ہزارون روپیہ جمع رہتے ہین تم بھی ہمت کرکے میرے نام سے ایک فنڈ کھولدو اور عام اشتہار دیدو کہ جس وقت اس فنڈ مین ایک لاکھ روپیہ جمع ہو جائیگا اُسوقت اُسکی آمدنی ماہوار یا سالانہ جاری ہو جائیگی اور اسی فنڈ کے ذریعہ سے ہر ضلع و قصبہ مین اسلامی جلسے جاری ہو جائینگے۔ مین راست راست کہتا ہون کہ بفضل خدا ایک لاکھ روپیہ جمع ہو جانا کوئی بڑی بات نہین ہے۔ ہند مین چھ کروڑ مسلمان موجود ہین۔ اگر انمین سے لاکھ مسلمان ہی ہمت کرکے ایک ہی ایک روپیہ دینگے تو لاکھ روپیہ دم بھر مین جمع ہو سکتا ہے۔ کوشش کرنا آپکا کام ہے اور انجام کو پہنچانا خدا کا۔ اگر آپ لوگ کوشش کرینگے تو خدا آپکو ضرور ہی کامیاب کریگا۔ کیونکہ اُسنے میری نسبت فرمایا ہے اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ - وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا - مگر عرض ہے کہ بہت

ahmadimuslim.de

چاہئے اس رگڑے جھگڑے کو رفع کرکے اسطرف متوجہ ہوجیئے ورنہ ایکدن ہمیشے واسطے آپ روئینگے اور دست تاسف مل کر یوں کہینگے کہ ہائے افسوس ہمنے پیارے اسلام کی فریاد کو کیوں نہیں سنا تہا۔ کیوں لاپروائی سے ٹالدیا تہا مگر اسوقت کا پچھتانا کچہہ کام نہ آئیگا بقول شخصے ؎

گیا وقت پہر ہاتہہ آتا نہیں
بقول حسن کوئی پاتا نہیں

(راقم خدا کا سچا دین اسلام)

(بقلم عاجز احمد اللہ امرتسری)

# حفظ صحت

اما بعد باب حفظ صحت مین منجملہ ستہ ضروریہ کے رکن اعظم کہانا ہے جسکو تین جہت سے باب حفظ صحت مین دخل ہے مقدار جنس طعام و دفعات و اوقات طعام پس بلحاظ مقدار طعام مفید حفظ صحت یہی ہے کہ معدہ کے کیسہ کو تین حصہ کیا جائے اور ایک حصہ کہانے سے بہر جائے کہ ایک ثلث ماہیت کا ہمین اضافہ ہو کر ایک حصہ ہوا کی مداخلت اور غذا کے جوش و طبخ سے متلی ہونے کو فارغ رہے اور بالخصوص اہل حدیث کو لازم ہے کہ علاوہ صحت جو کہ نعمت عظمی ہے حاصل کرنے کے حدیث ثلث الطعام و ثلث الشراب و ثلث للنفس پر عامل ہونگے اور ماقل بدعت [illegible] ثم فشی فی الاسلام شبع البطن سے محفوظ رہنے کا موقع دستیاب ہو۔ جنس طعام وہ ہونا چاہیئے کہ جسکی صناعت مین بقدر امکان قلت تکلف ہو۔ مثلاً گوشت آگ پر کسی قدر رہنا اور کہا لیا نہ کہ گرم مصالحہ سے چورن بناکر قوت ہاضمہ اصلی کو معدے کی معطل کرنا۔ آٹے کو جو باریک چہلنی مین نہ چہنا ہوا ہو خمیر کرکے گدر روٹی لگانا نہ کہ سوجی میدہ بنانا اور دودہ بالائی دے کر ثقیل کرکے پکانا۔ تاکہ ما انا من المتکلفین کے قائل کی اتباع سے شرفیاب ہوکر صحتیاب رہین۔

دفعات مین دو وقت اختیار کرنا بہت بہتر ہے بخلاف ایک وقت کے کہ بہت سے قوم ہنود اختیار کرتے ہین اور بخلاف چار وقت کے کہ بہتر ہین انکی عادت ہے۔

طاعون کے متعلق اول ہوا کہ جب حیوان ذکی الحس مثل گرگٹ چوہے گلہری چہپکلی وغیرہ وغیرہ خود بخود غیر معتاد طور پر مرنے یا ہلکنے لگین اسوقت سے اپنی مسکن کی جگہون مین خیال کرنا جو چکنا کر کچا ہو وہان کی مٹی کسی قدر کہود کر اور اوپلے کے انگار جلا جب وہ نمی کو جذب کرلے پہینکدینا اور جہان سے وہ صرف مرق جگھون مین آگ لگا دینا کافی ہے۔ جانا نے مسکونہ مکان مین جابجا تہوڑا تہوڑا اسپر کہ چہڑک دینا اور جب خلط سے جسم کو بہارین اس خلط کا تنقیہ فرماوین لیکن مقترن الاثر کے واسطے یہ تنقیہ نامناسب ہے اور علی ہذا القیاس ٹیکا لگانا بہی۔ بعد تنقیہ کے عرق مصفی استعمال فرماوین اور یہ عرق مصفی جو لکہا ہے مفید ثابت ہوا ہے۔ برگ حنائے خشک [illegible] برادہ صندل [illegible] گل سرخ [illegible] گل نیلوفر [illegible] کشنیز خشک [illegible] سب برابر ترکرکے زعفران تولہ نصف کے منہ مین لٹکاکر عرق کہینچین اور بجائے پانی اسکا استعمال کرین۔ کہانے کے وقت جوش کرکے پہر ٹہنڈا کیا ہوا پانی پینا۔ سرد ہوا آ [illegible] گرم ہوا مین گرم ہوا سے سرد ہوا مین یکایک نہ چلے آوین۔ [illegible] مصطگی اگر زیادہ دیودار و گوگل برادہ صندل جابجا مکانون مین جلانا بہوج برگ سرو برگ نیم بدفعات یکے بعد دیگرے جلاتے رہنا۔ [illegible] خوشبو [illegible] کافور [illegible] عنبر وغیرہ بدفعات سونگہنا۔ گرم پانی سے غسل [illegible] القدور [illegible] ورنہ ہفتہ مین دو بار ضرور کرتے رہنا۔ خلاف معتاد تہکنے والی ریاضت نہ کرنا اور جسے ریاضت کی عادت ہو اسکو ترک بہی نہ کرنا۔ تہوڑی دیر تک روز دہوپ مین بیٹہنا۔ گیاس کے تیل سے اور دیگر [illegible] اشیاء سے بچتے رہنا۔ افراط [illegible] کرنا اگر [illegible] نہین ہو تو بہتر ہے ایک محکم شیشی یا [illegible] کی سربند [illegible] پانی مین رکہدینا اور منجملہ [illegible] پانی بہی مفید ہو۔

(حکیم عبدالرزاق [illegible])

الہامی
قیمت
بحث
قیمت ۳
حدوث
قیمت ۲
المشتہر [illegible]

# فتوے

سوال (نمبر۱) اپنے مال کو نقد اور ادھار میں فرق سے بیچنا جائز ہے یا نہیں یعنے نقد ایک روپیہ اور ادھار سوا روپیہ۔

سوال (نمبر۲) اگر کوئی شخص اس شرط پر روپیہ دے کہ فلاں قسم کا غلہ دونگا اور شروع موسم پر جو نرخ ہوگا اُس نرخ سے دونگا کیا یہ صورت جائز ہے۔

سوال (نمبر۳) قربانی اخیر ذی الحجہ تک جائز ہے یا نہیں۔

سوال (نمبر۴) بغیر ولی کے جوان بڑی لڑکی کا نکاح درست ہے یا نہیں اور حدیث الایم احق بنفسہا کا کیا مطلب ہے۔

سوال (نمبر۵) تین رکعت وتر پڑھنے کی صورت جو ۱۵ اکتوبر کے پرچہ میں لکھی گئی ہے اسکی سند کیا ہے۔

سوال (نمبر۶) زید کے وارث ایک پسر سوتیلی ماں ہے۔

سوال (نمبر۷) عیدین میں عورتوں کو عیدگاہ میں لیجانا سنت ہے یا واجب اگر سنت ہے تو مثل آمین بالجہر و رفع یدین کے ہے یا زیادہ۔

سوال (نمبر۸) زکوٰۃ کا مال خود اپنے ہاتھ سے تقسیم کرنا چاہیے یا شرع کے ہاتھ دینا چاہیے۔

سوال (نمبر۹) زید نے اپنی بہو سے برائی کے ارادہ سے اُسکی چارپائی پر جاکر اُسکے پستان ملے مگر بہو کے چلانے پر کامیاب نہوا تو اسکی بہو کا نکاح اُسکے لڑکے سے باقی رہیگا یا ٹوٹ جائیگا۔

سوال (نمبر۱۰) مولوی کیا صیغہ ہے۔

جواب (۱) جائز ہے سود نہیں۔ احل اللہ البیع وحرم الربوٰ

جواب (۲) جائز ہے بیع سلم نہیں بیع سلم میں بھاؤ مقرر ہونا چاہیے بلکہ یہ بیع ہی نہیں ادائے قرض کا ایک معاہدہ ہے۔

جواب (نمبر۳) میرے علم ناقص میں تو جائز نہیں۔

جواب (نمبر۴) جائز نہیں کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے لانکاح الا بولی یعنے ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ حدیث امر قومہ کے معنے یہ ہیں کہ بیوہ اور بیوہ کا ولی کسی شخص سے نکاح کرنے میں اختلاف کریں تو ولی کو بیوہ کے وجوہات سن کر اُس سے موافق ہونا چاہیے۔ بعد تو اتفاق نکاح دونوں کی مرضی سے ہو۔ یہ نہیں کہ نکاح بغیر ولی کے بھی ہو سکتا ہے۔

جواب (نمبر۵) تین رکعتیں تو حدیث میں بھی آئی ہیں مگر بعض روایتوں میں آیا ہے کہ وتر دن کو مثل مغرب کے نہ کیا کرو چنانچہ یہ سب روایتیں نیل الاوطار میں جمع ہیں اسلئے اس مشابہت کو رفع کرنے کو دعاء قنوت کافی ہے اسلئے لکھا گیا تھا کہ تین رکعتیں جائز ہیں۔

جواب (نمبر۶) سوتیلی ماں کا حصہ نہیں جو تہائی بیوہ کی اور باقی اُس کے باپ کا۔

جواب (نمبر۷) عورتوں کو نماز کے لئے باہر لیجانے کا حکم حدیث میں تاکیدی آیا ہے جو آمین رفع یدین سے موکد معلوم ہوتا ہے۔

جواب (نمبر۸) اگر سردار ہو تو اسکو دو اگر نہ ہو تو خود تقسیم کر دے۔

جواب (نمبر۹) نکاح نہیں ٹوٹتا۔

جواب (نمبر۱۰) مولوی۔ مولا کی طرف منسوب ہے یعنے مولا والا (دیکھو منتہی الارب)

سوال (نمبر۱۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا اولیاء اللہ کو وسیلہ بنانا قرآن و حدیث سے ثابت ہے یا نہیں۔

سوال (نمبر۱۲) لو تقول علینا بعض الاقاویل۔ مرزا صاحب قادیانی پر صادق آتی ہے یا نہیں۔

سوال (نمبر۱۳) اسقدر فاصلہ پر قصر نماز جائز ہے۔

جواب (نمبر۱۱) اولیاء کے وسیلہ کے یہ معنے ہیں کہ ان سے دعا کرائی جائے چنانچہ قرآن و حدیث کے واقعات اسپر شاہد ہیں۔ اسکے سوا اور کسی قسم کا وسیلہ میرے ناقص علم میں نہیں آیا۔

جواب (نمبر۱۲) یہ آیت مرزا قادیانی پر نہیں آسکتی کیونکہ یہ آیت کوئی عام قاعدہ نہیں بلکہ ایک قضیہ شخصیہ ہے جو آنحضرت کی شان میں ایک شرطیہ کلام ہے

ahmadimuslim.de

عام مفتریان کیلئے کوئی قاعدہ مقررہ نہیں بلکہ عام مفتریوں کے لئے یہ قاعدہ ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ یعنے اللہ پر افترا کرنیوالے خلاصی نہ پائینگے۔

جواب (نمبر ۱۳) قصر کی حد میں اختلاف ہے اسکے متعلق کوئی آیت یا حدیث مرفوع فیصلہ کن نہیں آئی معلوم ہوتا ہے کہ اس امر کو شرع نے عرف پر چھوڑ دیا ہے کہ جتنی مسافت کو عرف عام میں سفر کہتے ہیں بس وہی اسکی حد ہے۔ بعض اہل حدیث ۳-۴ کوس کو بھی سفر کہتے ہیں صحیح مسلم میں ایک حدیث آئی ہے کہ ایک شخص نے ایک تابعی کو ۸-۹ میل پر قصر کرتے دیکھا تو کہا اتنی مسافت پر تم قصر کرتے ہو اُس نے کہا میں نے حضرت عمرؓ کو اتنی مسافت پر قصر کرتے دیکھا تو یہی سوال کیا تھا انہوں نے فرمایا تھا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تین میل پر قصر کرتے دیکھا۔ امام نووی لکھتے ہیں اس حدیث سے بعض اہل حدیث نے استدلال کیا ہے کہ ۳-۴ میل پر بھی قصر جائز ہے۔ والعلم عند اللہ۔

# آریہ سماج اور سنگھ سبھا

اس ہفتہ آریہ سماج نے تمام مذاہب کو مباحثہ کا نوٹس دیا پہلا دن ہندوؤں سے تھا کہ ودوا او دواہ (یعنی بیوہ لڑکی کے نکاح ثانی) پر بحث کریں چونکہ ہندو پنڈت دو روز ہی ہوئے تھے کہ قصبہ مجیٹھہ ضلع امرتسر میں اسی مسئلہ پر بحث کر چکے تھے شاید اس لئے وہ تو نہ آئے دوسرا دن سکھوں کیلئے تھا مگر افسوس کہ تقرر مباحثہ ہی میں وقت ضائع کیا گیا۔ سکھوں نے کہا کہ ہم بحث کرینگے کہ وید الہامی نہیں۔ سماج نے کہا کہ پہلے الہام کی تعریف ہوگی پھر وید اور گرنتھ کو مقابلہ میں رکھا جائیگا۔ اسی ہاں ناں میں قریب گھنٹے کے وقت صرف ہوا۔ مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب نے ایک معقول تجویز بتلائی کہ آپ لوگ ایک کمیشن مقرر کریں۔ بعد غور و فکر جو فیصلہ وہ دیوے اُسپر کاربند ہوں۔ مگر افسوس کہ آریہ سماج نے یہ بھی منظور نہ کیا۔ آخر لاچار سکھوں نے بلند آواز سے کہدیا کہ آریہ سماج وید کے الہامی ہونے کا ثبوت دینے سے گریز کرتا ہے۔ اور چلے گئے اس کے بعد مسلمانوں کا حق تھا جسکے لئے ۱۶ اکتوبر بوقت شب ۷ بجے سے ۹ تک وقت مقرر ہوا۔ مسلمانوں کی طرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب مقرر ہوئے۔ نتیجہ آئندہ۔

سکھوں اور آریوں میں گو بحث نہیں ہوئی مگر ایک نتیجہ بہت ہی عمدہ پیدا ہوا کہ سکھ اور آریہ ایک مذہب کے نہیں بلکہ ان میں وہی علیحدگی ہے جو مسلمانوں اور آریوں میں ہے ہم نہیں معلوم کہ آریہ اور ہندو مسلمانوں سے تو چھوت چھات کرتے ہیں۔ مگر سکھوں کو اپنا بھائی جانتے ہیں۔ کیا کوئی آریہ اخبار اسکی وجہ بتلا دیگا۔

(راقم حکیم محمد [illegible] الدین سکرٹری انجمن [illegible])

# اعلان جلسہ مذاکرہ علمیہ آرہ

جلسہ مذاکرہ علمیہ آرہ کا پندرہواں سالانہ ۲۹ اور ۳۰ شعبان سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۹ و ۳۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء روز شنبہ و یکشنبہ کو آرہ میں منعقد ہوگا۔ اس مبارک و بافیض شرکت جلسہ میں ہندوستان کے بڑے بڑے نامی علماء اور واعظین بھی رونق افروز ہونگے اور اپنی موثر تقریروں اور مواعظ حسنہ سے حاضرین کو مستفیض فرماوینگے۔ اور اُن کے ایمانوں کو تازگی بخشینگے ہم اپنے دینی بھائیوں کی خدمت و اُن لوگوں کی جناب میں جو ایسے اسلامی جلسوں میں شرکت کا شوق رکھتے ہیں نہایت حسن ادب سے ملتمس ہیں کہ ضرور تشریف لائیں۔ استقبال کرنیوالوں کی جماعت سواریوں کے ساتھ آرہ اسٹیشن پر موجود رہینگے۔ جو صاحب جلسہ میں شرکت کا قصد فرماوینگے انکی خدمت میں عرض ہے کہ ۲۴ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء تک دفتر مذاکرہ علمیہ آرہ کو اپنے ارادہ کی ضرور اطلاع دیں تاکہ طعام و قیام کا انتظام درست رہے۔

(الملتمس ابو زبیر محمد یوسف ناظم مدرسہ احمدیہ آرہ)

ahmadimuslim.de

# انتخاب الاخبار

مرزا صاحب قادیانی کے مقدمہ مین یکم کو حکم سنایا جاتا تھا مگر فیصلہ ناتمام تھا اسلئے ۱۶ اکتوبر مقرر ہوئی۔ مرزائی اخبار دعاء کے خواستگار ہین اسلئے ہماری بھی دعا ہے۔ خدا وہ کرے جو مسلمانون کے لیے بہتر ہو۔

امرتسر میں بیرون دروازہ لوہگڈہ ایک نوجوان ہندو لڑکا عمر ۱۴-۱۵ سال مقتول پایا گیا۔ کانون مین سونے کے ور اور جیب سے ۵ روپیہ برآمد ہوا۔ قیاس چاہتا ہے کہ کسی تعلق دار نے کسی رقیب کے رنج پر ایسا کیا ہوگا۔

امرتسر مین موسم بیماری سر پر ہے مگر میونسپلٹی صفائی کی طرف بالکل خیال نہین کرتی۔ شاید اُس نے یہ صیغہ اپنے فرائض سے الگ کر دیا ہے اخبارون مین غلط مشہور کیجاتی ہے کہ امرتسر کی میونسپلٹی صفائی پر متوجہ ہے۔ نتیجہ نما۔

سلطان المعظم نے شاہ حبش کے ... مجیدیہ درجہ اول اور ملکہ کو تمغہ شفقت اول لاادل جرنل شاہ شا کی بیوی کو تمغہ شفقت درجہ اول اور اُنکے چارون بیٹون مین سے ہر ایک کو تمغہ شفقت درجہ دوم عطا فرمایا۔

افواہ ہے کہ سلطان المعظم نے والی حجاز کو معزول کر کے بابعالی مین جوابدہی کیلئے طلب فرمایا ہے۔ یہ حجاز کمیشن کی تحقیقات کا نتیجہ ہے مگر ابھی یہ خبر بے بنیاد ہے (خدا کرے یہ ہو تا کہ مسافر حجاج کو آرام ملے)

بابعالی آجکل نہایت خاموشی کے ساتھہ جنگی تیاریان کر رہی ہے نئے نئے جہاز اور قلعے بن رہے ہین دردانیال (ڈاردنیلز) کو زیادہ مستحکم اور محفوظ کرنے کی فکر ہے۔ کئی موقعون پر ڈاینامیٹ (بھک سے اڑنے والا مادہ) ڈالنے کی تجویز ہے جسمین تخمیناً چھہ لاکھہ روپیہ صرف ہوگا۔ ان مقاصد کی تکمیل کے لئے ملک بیلجیم کے مشہور انجنیر اور جنرل مارشل بیجیم بلائے گئے ہین۔

عثمانی بیڑے مین نئی طرز کے دو اور کروزر اضافہ کیے جاینگے۔ احکام صادر ہو گئے انگلستان امریکا اور اٹلی کے کارخانون سے تخمینے موصول ہو رہے ہین ان جہازون کی رفتار فی گھنٹہ ۲۸ میل ہوگی۔

ایران کی قدیم دارالسلطنت اصفہان مین قرآن مجید کا ایک پارینہ نسخہ ہے جسکی قیمت ۲۵۰۰۰ بیان کی جاتی ہے اوسکی جلد ۹½ انچہ طول ۴.۶ انچہ عرض اور ۱½ انچہ موٹائی رکھتی ہے اوپر بالکل طلائی ہے اور اُسپر الماس وجواہر جڑے ہوئے ہین۔ (یہ تو ہوا مگر عمل بھی ہے؟)

## ایک رومن کیتھولک عیسوی خاندان کا مشرف باسلام ہونا

گزشتہ دوشنبہ کی صبح کو بڑس محلہ ڈی پیٹھ کے مدرسہ محمدی مین شمس العلما مولوی قاضی عبید اللہ صاحب نے ایک رومن کیتھولک عیسائی کو جسکا نام ٹی سودی ناتھم تہا معہ عورت اور بچون کے دین اسلام سے مشرف کیا اور محمد عبدالرحمن نام رکھا گیا اُسکی عورت جسکا نام سوسی میری تہا ہدایت بانو سے مبدل ہوا اور بڑے لڑکے کا نام جو جیسو ویز تہا محمد عبدالہادی سے تبدیل پایا اور چھوٹے لڑکے کا نام جو جان تہا اُسکو تبدیل کر کے محمد عبداللہ رکھا گیا۔ ہماری دعاء ہے کہ خدا ان نومسلمون کو رنج وتکلیف مین صبر عطا فرمائے اور راہ اسلام پر مضبوط رکھے۔

میسور مین ایک تعجب انگیز خبر آئی ہے کہ طاعون کی بھٹی کو پکڑ کر پنجرہ مین بند کر دیا ہے جسکی شکل عورت کی سی ہے پلکین گھٹنون تک پہنچتی ہین جب وہ آنکھہ اُٹھا کر دیکھتی ہے اُدھر ہی طاعون پھیل جاتا ہے (اس وہم پرستی کا کیا علاج)

جنرل گریبن برگ جدید فوج کے سپہ سالار مقرر ہوئے اُسپر طاقت رکھ کا انتہا ضابطہ ہے۔

جاپان کے صوبہ کنسین مین ایک قیمتی کان سونے کی دستیاب ہوئی امداد غیبی ہے۔

# جنات السیر فی احوال سید البشر

## ہر دو جلد کامل

وہ کون آنکھ ہے جو اپنے نبی کریم کی سیرت و شمائل دیکھنے کی مشتاق نہ ہو۔ اور وہ کونسا دل ہے جو نظم کی باغ و بہار میں شگفتگی اور تازگی نہ پائے۔ یہ بے مثل کتاب سیر کا ایک باغ ہے جسکے آٹھ چمن ہیں ہر چمن میں روحانی لذت و خوشبو گلزار بہشت کا نمونہ ہے کہانیاں نہیں ناول نہیں قصے نہیں بلکہ اپنے نبی کریم کی سوانح عمری اور مقدس احوال ہیں جو آنحضرت مرحوم کے پاس بجز ان معلومات کے مایہ سعادت اور کونسی چیز ہے عربی اور فارسی شناس تو ان زبانوں کی تصنیفوں سے بہرہ مند ہوتے ہیں مگر اپنے ملک کی بولی میں ایسی دلکش نظم سیر میں کسی نے دیکھی نہ سنی۔ دیکھنے میں دو جلدیں ہیں مگر دو سو کتابوں کا خلاصہ جناب مولینا الحاج شاہ عبد الحی واعظ نور اللہ مرقدہ نے اپنے عشق و محبت کی داد دی اور دریا کو کوزہ میں بند کر دیا جسکی مختصر فہرست مضامین کتاب کا آئینہ ہے

چمن اول انوار نبوت۔ اسمیں ابتدائے خلقت نور محمدی سے قصہ اصحاب فیل تک بالتفصیل احوال مرقوم ہیں۔ چمن دوم گلزار نبوت۔ اسمیں ولادت باسعادت سے نبوت سے گیارہویں سال تک کل احوال ہے۔ چمن سوم چمنستان نبوت اسمیں معراج شریف بعد ساتوں آسمان و کرسی و جنت و دوزخ کا احوال ہے۔ چمن چہارم اشجار نبوت۔ اسمیں ہجرت سے وفات شریفہ تک کا احوال ہے۔

ایضاً جلد دوم۔ چمن پنجم بشارات محمدی۔ شمائل محمدی۔ عبادات محمدی۔ معجزات محمدی۔ جس فصاحت و خوبی سے یہ احوال اس کتاب میں مندرج ہیں دیکھنے پر موقوف ہیں لفظ بلفظ اسکا جو معنا ایسی اثر رکھتا ہے پڑھنے والوں کے دلوں سے پوچھنا چاہیئے۔ کوئی بستی کوئی قریہ شہر ایسا نہ ہوگا جسمیں یہ کتاب پہنچکر عشاق نبوی کے سینے روشن نہ کئے ہوں چند سال سے یہ کتاب بالکل نایاب ہو گئی تھی اور باوجود اسکا طبع ہونا بھی دشوار تھا الحمد للہ کہ کتاب کے ورثہ سے بمشکل اجازت پائی تو خوشی خوشی چھپوا کر بلحاظ فائدہ عام قیمت مجلد صرف ۲ ہے اور بے جلد ۱۲ رکھدی گئی ہے تھوڑے نسخے فروخت ہو کر اب چند ہی باقی رہ گئے ہیں۔ شائقین جلدی کریں ورنہ پھر کتاب کا ملنا حسب سابق دشوار ہو جائیگا۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ کتاب ملنے کا پتہ

(پتہ) لشکر بنگلور تاجر کتب شیخ محی الدین صاحب حنفی

# عجائب ادویات

**لائف بلڈ (محبوب حیات)** اگر آپ نے کوئی امتحان پاس کرنا ہو یا اگر آپ چاہتے ہیں کہ روزانہ ڈیوٹی و کثرت محنت سے درماندہ نہ ہوں اور پیری میں جوانی کا حظ اٹھائیں تو اسکو اپنی جیب میں رکھیں۔ لائف بلڈ تین ہفتہ کا کورس ہوتا ہے جو بالکل زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے معمولی کمزوری صرف پانچ چھ دنوں میں بالکل دور ہو جاتی ہے نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر۔ ضعف معدہ۔ جریان۔ سرعت انزال۔ سلسل بول۔ تقطیر البول۔ لقوہ۔ اور رعشہ وغیرہ کیلئے درحقیقت بے بدل دوا ہے قیمت فی بکس ۴۸ گولیاں۔ عہ/

**روح دافع بخارات نوبتی**۔ تپ و جوڑ تپ وغیرہ: ہمارا ایجاد کردہ روح بفضل خدا نوبتی تپ و چوتھیہ وغیرہ بخارات کو دور کر کے کرشمہ صحت ہو بڑی کامیابی کیساتھ شہرت حاصل کر رہا ہے۔ ایک شیشی سے تین چار مریض صحت پاتے ہیں قیمت ۱۲/

**روح دافع** فی شیشی عہ/ اس عجیب الاثر روح سے ان لوگوں نے جو ایام سے وید اور انگریزی ڈاکٹری علاج سے مایوس ہو چکے تھے بفضل خدا صحت پائی ہے۔

**بوٹیوں کا مقوی شربت**۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت۔ حرارت غریزی و قوت ہاضمہ اس سے قوی ہو جاتے ہیں جسم کی زردی کو سرخی سے مبدل کرتے ہیں اگر آپ کسی محنت کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں یا سلسل وغیرہ لاحق حال ہو تو اسکی ایک خوراک ساری کسل اور ایک شیشی کمزوری کو بالکل دور کر دیگی۔ قیمت فی شیشی ایک اونس عہ/ دو اونس عہ/

**جوہر مصفی خون** فی شیشی خورد عہ/ کلاں عہ/ فسادات خون زرد خشک خارش۔ خنازیر۔ بھگندر وغیرہ کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے فقط ایک شیشی کافی ہے اسکے استعمال سے وبائیہ امراض نزدیک نہیں آتیں ایام امراض وبائیہ میں اسکا استعمال کرنا ضروری ہے محبوب گوہر چشم جنکا استعمال ہے سرخی ...

المشتہر حکیم محمد ابراہیم منیجر کارخانہ ادویات انگریزی و یونانی۔ چوک سنت سنگھ امرتسر

حسب الحکم جناب مولینا ابو الوفا مولوی ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا۔